

جناب علی حسن صدیقی صاحب استاد تاریخ اسلام
کراچی یونیورسٹی — کراچی

تعارف کتب حدیث

مسلمانوں نے مختلف وقتوں میں حدیث پر جو کتابیں لکھیں وہ سب کی سب ہم تک نہیں پہنچ سکیں ان کی ایک بہت بڑی تعداد دست برد زمانہ سے محفوظ نہ رہ سکی اور ضائع ہو گئی۔ اور ایسا صرف اس لئے نہ ہوا کہ سیاسی ابتلاء اور انتشار نے اسلامی ملکوں کو متوڑے متوڑے وقتوں سے برابر اپنی لپیٹ میں رکھا اور خلافت عباسیہ کے زوال کے بعد طوائف الملوک کی چھلی جس نے بڑی تباہی پھیلانی اور جسکی سب سے بھیانک صورت فتنہ تاتار تھی۔ بلکہ اسی ضیاع کی ایک وجہ دور انحطاط نہیں مسلمانوں کی علم حدیث سے غفلت بھی ہے۔ بہر کیف بہت سی ایسی کتابیں جن کو ہم نے ضائع شدہ سمجھ لیا ہے گمنامی کے پردے میں چھپی ہوئی ہیں۔ اور ان کے وجود کے بارے میں کبھی کبھی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ جو کتابیں موجود ہیں ان میں قلمی مخطوطات کی ایک بہت بڑی تعداد محتاج طباعت ہے اس کے باوجود مطبوعہ کتابیں بھی اتنی کثیر تعداد ہیں کہ ان کا استقصاء دشوار ہے۔

اسی طرح احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح تعداد کے متعلق بھی قطعی طور پر کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ شیخ الاسلام حافظ جلال الدین سیوطی (متوفی ۸۹۹ھ) نے جمع الجوامع نامی کتاب میں تمام احادیث کو جمع کرنے کا ارادہ کیا مگر وہ ایک لاکھ حدیث جمع کر پائے تھے کہ انہوں نے وفات پائی۔ ان کی یہ کتاب نامکمل رہ گئی۔ اسی طرح یہ بھی مرنے والے ہیں کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) نے اپنی صحیح بخاری میں جو احادیث تدوین کی ہیں انہیں چھ لاکھ حدیثوں سے منتخب کیا گیا ہے۔ بہر کیف اس قدر یقینی ہے —

کہ احادیث مدونہ کی تعداد کئی لاکھ سے متجاوز ہے۔
علمائے حدیث نے کتب احادیث کو "صوت احادیث" ان کے حسن اور منفع

کے اعتبار سے متعدد طبقات میں تقسیم کیا ہے وہ طبقے مندرجہ ذیل ہیں:

طبقہ اولیٰ | اس طبقے میں وہ کتابیں شامل ہیں جن میں ایسی احادیث مذکور ہیں جو متواتر صحیح احاد اور حسن ہیں۔ یہ کتابیں امام بخاری کی صحیح بخاری، امام مسلم (متوفی ۲۶۱ھ) کی صحیح مسلم اور امام مالک (متوفی ۱۷۹ھ) کی الموطاء ہیں۔

طبقہ ثانیہ | اس میں جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، مسند احمد بن حنبل اور مجتبائی نسائی شامل ہیں۔ گروہت میں یہ کتابیں صحیحین اور موطاء، امام مالک کے برابر نہیں ہیں۔ مگر ان کے مدین نے یہ احادیث بڑی محنت اور اہتمام سے جمع کی ہیں۔ ان میں بعض ضعیف احادیث بھی ہیں۔

طبقہ ثالثہ | اس طبقے میں ان کتابوں کو شامل کیا گیا ہے جن میں مختلف الاقسام ضعیف احادیث مثلاً، منکر، شاذ، مضطرب وغیرہ موجود ہیں۔ بعض احادیث کے رجال بھی مبہول ہیں۔ ایسی کتابیں مسند ابن ابی شیبہ (متوفی ۲۴۰ھ)، مسند طلیس

مسند عبید بن عمید (متوفی ۲۲۹ھ) اور بیہقی، طبرانی، و طحاوی کی کتب ہیں۔

طبقہ رابعہ | اس طبقے میں بے اعتماد اور ساقط الاعتبار کتابیں شامل ہیں۔ یہ کتابیں بالعموم قصاص (قصہ گو) دعاظ (واعظین) صوفیہ، مؤرخین، غیر عدول، اہل البدعت نے مدون و مرتب کی ہیں۔ مثلاً ابن مردویہ اور ابو حفص، ابن شاہین متوفی ۳۵۵ھ وغیرہ کی کتابیں۔

کتب احادیث کی ایک دوسری تقسیم موضوعات کے اعتبار سے کی گئی ہے مثلاً کتب صحاح، کتب جوامع مسانید، معاجم، مستدرکات، مستخرجات، اجزاء وغیرہ۔
کتب صحاح | ان میں حدیث کی مشہور چھ کتابیں شامل ہیں، یعنی امام محمد اسماعیل بخاری کی الجامع الصحیح، امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری کی الجامع الصحیح، ابو داؤد سلیمان بن اشعث ازدی سجستانی متوفی ۳۴۵ھ کی سنن، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۵۵ھ کی جامع، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۳۵ھ اور ابو عبد اللہ محمد بن یزید

معروف بہ ابن ماجہ متوفی ۲۴۳ھ کی سنن۔ بعض علمائے حدیث نے سنن ابن ماجہ کی بجائے موطاء امام مالک کو اور بعض نے مسند دارمی کو چھٹی کتاب قرار دیا ہے۔

کتب جوامع | ایسی کتابیں جو حدیث کے مصطلح آٹھ ابواب پر مشتمل ہوں۔ یہ آٹھ ابواب یہ ہیں۔ ۱۔ باب العقائد۔ ۲۔ باب الاحکام۔ ۳۔ باب الرقاق۔ ۴۔ باب آداب الطعام والشراب۔ ۵۔ باب التفسیر والتاریخ والسير۔ ۶۔ باب السفر والقیام والعقود۔ (باب الشائل)۔ ۷۔ باب الفتن۔ ۸۔ باب المناقب والمثالب۔ ان مباحث ہشت گانہ پر الگ الگ تصنیفات بھی ہیں۔ مگر کتب جوامع میں یہ تمام مباحث یکجا آگئے ہیں۔ جوامع میں امام بخاری کی الجامع الصحیح اور ترمذی کی جامع مشہور ہیں۔

مسند | حدیث کی ایسی کتابوں میں جنہیں مسند کہتے ہیں۔ ہر صحابی کی مرویات کو الگ الگ تحریر کیا جاتا ہے۔ صحابہ کی ترتیب سبقت الی الاسلام کی بناء پر یا پھر نسبی سلسلہ پر ہوتی ہے۔ ان میں مسند ابی داؤد علیہ السلامی متوفی ۳۰۸ھ اور مسند امام احمد بن حنبل ۲۴۱ھ نمایاں ہے۔

معجم | معجم وہ کتاب حدیث ہے جس میں احادیث کی ترتیب سے مختلف شیعہ، مختلف شہروں کے رہنے والے روایات اور مختلف تہائل سے نقل رکھنے والے راویوں کی احادیث الگ الگ درج کی جاتی ہیں۔ طبرانی متوفی ۳۲۰ھ کی المعجم الکبیر، المعجم المتوسط، المعجم المصغیر اور احمد بن علی ہمدانی کی معجم الصحابہ قابل ذکر ہیں۔

مسند رکات | کسی کتاب حدیث کے مؤلف کی مقرر کردہ شرائط کے مطابق نئی کتاب کو مسند رکات کہتے ہیں۔ مثلاً حاکم متوفی ۴۰۵ھ کی مسند رک جو بخاری و مسلم کی مقرر کردہ شرائط کے مطابق ایسی احادیث کا مجموعہ ہے جنہیں ان دونوں نے روایت نہیں کیا ہے۔

ستخرجیات | مستخرج احادیث کی اس کتاب سے عبارت ہے جس میں کسی شہور کتاب حدیث کی احادیث کو اپنی اسناد سے روایت کیا جائے اور صاحب کتاب کے ساتھ اس کے شیخ یا اس سے اوپر کے درجہ میں سلسلہ روایت مل جائے۔ ابو بکر اسماعیلی (متوفی ۳۱۷ھ) کی مستخرج بخاری ابو عروانہ (متوفی ۳۱۷ھ) کی مستخرج مسلم، ابو علی ترمذی کی مستخرج ترمذی، اور محمد بن عبد المالک کی مستخرج سنن ابی داؤد مشہور مستخرجیات ہیں۔

ابزار | ہزار وہ تالیف ہے جس میں کسی ایک صحابی یا ایک شیخ کی مرویات کو جمع کر دیا جائے مثلاً جزء ابی بکر جس میں صرف حضرت ابو بکر صدیقؓ کی روایات کردہ احادیث کو مدون کیا گیا ہے اگر کسی خاص موضوع پر کوئی کتاب حدیث مرتب کی جائے تو ایسے بھی جزء ہی کہیں گے۔ مثلاً مروزی متوفی ۲۹۲ھ کی کتاب جزء فی قیام اللیل جس میں شب زندہ داری سے متعلق احادیث کو جمع کر دیا گیا ہے۔ ان ابزار میں سیوطی کی جزء فی صلوٰۃ الضعیف، ابن الجوزی متوفی ۵۹۷ھ کی جزء فی الاخلاص اور شعب الایمان۔ بیہقی متوفی ۴۵۸ھ کی اہم کتابیں ہیں۔

اس کے بعد ہم کتبِ احادیث کا ایک عام جائزہ پیش کرتے ہیں۔

کتب ائمہ اربعہ | اہل السنۃ والجماعت کے چاروں ائمہ کرام کی روایات کو بھی یکجا کیا گیا ہے۔ ان کتابوں کی تدوین، تصنیع و تشریح کے علاوہ ان کے اسناد کی جانب بھی توجہ کی گئی ہے اور ان کے مراسیل کو اسناد متصلہ سے بیان کیا گیا ہے۔

مسند امام ابو حنیفہ | امام ابو حنیفہؒ متوفی ۱۵۰ھ کی جانب جن مسانید کی نسبت کی گئی ہے وہ تعداد میں پندرہ کے قریب ہیں۔ ابو مؤید محمد بن محمد خوارزمی متوفی ۶۵۵ھ نے انہیں یکجا کر دیا ہے۔ اس مجموعے کا نام جامع المسانید ہے۔

موطا امام مالک | امام مالکؒ کی موطا دو سلسلوں سے ہم تک پہنچی ہے۔ ایک تو بروایت یحییٰ بن یحییٰ لیثی متوفی ۳۳۴ھ جو موطا امام مالک کے نام سے متداول ہے۔ دوسری موطا امام محمد بن حسن شیبانی متوفی ۱۸۹ھ کی روایت سے ہے اور موطا امام محمد کے نام سے مشہور ہے۔ امام محمد نے اپنی موطا میں امام مالک کے علاوہ دوسرے شیوخ کی بھی بعض روایات کو دیا ہے۔ اور بعض فقہی مسائل میں امام مالک کے مسلک سے اختلاف کیا ہے۔ امام مالک کی موطا کو بعض ائمہ حدیث نے صحاح ستہ میں شمار کیا ہے۔

مسند امام شافعی | جو مسند امام شافعیؒ متوفی ۲۴۰ھ کی جانب منسوب ہے وہ خود ان کی تالیف نہیں ہے، بلکہ مختلف کتب میں امام نے جن احادیث سے استناد کیا ہے۔ انہیں ان کے شاگرد ربیع بن سلیمان مرادی متوفی ۲۴۰ھ کی روایت سے ابوالعباس محمد بن یعقوب اموی نیشاپوری متوفی ۳۴۷ھ نے یکجا کر دیا ہے۔ اور یہی مجموعہ مسند امام شافعیؒ کے نام سے مشہور ہے۔

مسند امام احمد | امام احمد بن حنبل کی مسند نہایت ضخیم ہے۔ یہ اٹھارہ مختلف سرائید شتمل ہے۔ نیز ان کے بیٹے عبد اللہ بن احمد متوفی ۲۹۰ھ نے اپنے باپ کی روایت پر سائے بھی کئے ہیں۔ اور انہیں ترتیب دیا ہے مگر یہ مسند حسن ترتیب کی متقاضی ہے۔

کتب سنن | حدیث کی وہ کتابیں جو فقہی ابواب کے مطابق مرتب کی جائیں کتب سنن کہلاتی ہیں۔ ان کتابوں میں مشہور ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ترمذی اور دہلوی کی سنن ہیں۔ ان میں کوئی روایت موقوف نہیں کیونکہ محدثین کی اصلاح میں موقوف کو حدیث کہا جاتا ہے، سنن نہیں۔

مصنّف | وہ کتابیں جو سنن اس کے مفہوم یا اس سے متعلق روایات پر مشتمل ہوں مصنّف کہلاتی ہیں ایسی کتابوں کے بعض محدثین جامع بھی کہتے ہیں۔ وکیع بن جراح متوفی ۱۹۶ھ اور ابن ابی شیبہ متوفی ۳۵ھ کی مصنّف کے علاوہ امام بخاری کی جامع کبیر و جامع صغیر اور امام نحد کی کتاب الآثار اسی زمرے میں داخل ہیں۔ رکن الدین اعزاز متوفی ۵۱۶ھ کی شرح السنۃ، محمد بن جریر طبری متوفی ۳۱۰ھ کی تہذیب الآثار، ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ کی شرح معانی الآثار اور ابوسلیمان الخطابی متوفی ۳۸۸ھ کی کتاب معرفۃ السنن والاثار بھی اسی ذیل میں آتی ہیں۔

کتب تفسیر | تفسیر کی کتابیں جن میں تفسیر قرآن کے ضمن میں احادیث و آثار کو ان کی سندوں کے ساتھ بیان کیا جائے۔ مثلاً عبد الرحمن بن ابی حاتم کی تفسیر جو چار جلدوں پر محتوی ہے۔ اور جس میں عموماً آثار سندہ ہیں۔

کتب مصاحف و قرآت | ان کتابوں میں بھی اپنی مسندوں کیساتھ احادیث و آثار روایت کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ابن ابی داؤد کی کتاب المصاحف اور ابو جعفر احمد بن محمد النحاس مرادی متوفی ۳۳۸ھ کی کتاب الوقف والابتداء

کتب دربارہ ناسخ و منسوخ قرآن یا حدیث | قرآن کے ناسخ و منسوخ پر ابو عبیدہ قاسم بن سلام متوفی ۲۲۲-۲۲۳ھ نے کتاب النسخ و المنسوخ لکھی جس میں احادیث کو اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ حدیث کے ناسخ و منسوخ پر امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد صاحب سنن ابی داؤد نے کتاب النسخ و المنسوخ لکھی ہے اسی طرح ابن الجوزی نے ایک مختصر سی کتاب تجرید الاحادیث المنسوخہ لکھی۔

کتب احادیث تدسیر | حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جسکی اسناد اللہ تعالیٰ

کی طرف یوں ہو کہ اسے اللہ جل و علی شاء کے کلام سے بنادیا جائے، مگر اس سے مخفی نہ مقصود ہو۔ مثلاً ابو الحسن علی بن مفضل مقدسی متوفی ۶۱۱ھ کی الاربعین الالہیۃ، اور محی الدین ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ کی مشکوٰۃ الانوار۔

کتب مراسیل | مثلاً صاحب السنن البوداؤد کی کتاب المراسیل جو ابواب کی ترتیب پر ایک جز ہیں، ہون کی گئی ہے۔ اسی طرح ابن ابی عاتم کی کتاب المراسیل ہے جو ابواب پر مرتب کی گئی ہے۔ اسی کتاب کا باب اول اس بیان میں ہے کہ اسانید و سلسلہ محبت ہیں یا نہیں۔

کتب فوائد | کتب فوائد میں تمام بن محمد رازی دمشقی متوفی ۶۱۴ھ کی کتاب الفوائد اہم ہے۔ یہ کتاب تیس اجزاء میں ہے۔ اسی طرح فوائد ابی بکر محمد بن ابراہیم اصبہانی متوفی ۶۸۱ھ جو ابن المقرئ کے نام سے مشہور ہیں آٹھ اجزاء میں ہے۔

کتب شمائل | سیر و مغازی | شمائل نبوی میں ترمذی کی شمائل، ابو محمد حسین بن مسعود بخاری کی کتاب الانوار اور البیہقی اصبہانی متوفی ۴۳۰ھ کی دلائل النبوة اہم اور مشہور ہیں۔ قاضی ابوالفضل عیاض بن موسیٰ اندلسی متوفی ۴۴۴ھ کی کتاب الشفاء بھی اسی موضوع سے تعلق رکھتی ہے مگر انہوں نے ضعیف احادیث بھی درج کی ہیں۔

احادیث کے متعلق تو یہ کہا جاتا ہے کہ وہ موضوع ہیں مشہور تابعی ابوبکر محمد بن شہاب زہری متوفی ۱۲۴ھ کی کتاب السیرۃ اس موضوع پر پہلی کتاب ہے۔ اسی طریقہ سے محمد بن اسحاق متوفی ۱۵۱ھ کی السیرۃ النبویہ سیرت کی اہم کتاب ہے جس میں احادیث و اخبار کو اسناد کے التزام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ عبدالملک ابن ہشام متوفی ۲۱۸ھ کی السیرۃ النبویہ اور ان کی متعدد شروحات جن میں ابو زید عبدالرحمن سہیلی متوفی ۵۸۰ھ کی کتاب الروض الالفت نہایت اہم ہے۔ اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ معازی میں ابن شہاب زہری، محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر واقدی متوفی ۲۰۷ھ کی کتابیں کافی مشہور ہیں۔

کتب الغرائب | یعنی ایسی کتابیں جن میں کسی مخصوص شیخ کی کتابوں میں مذکور نہ ہونے والی احادیث کو بیان کیا جائے۔ مثلاً دارقطنی کی کتاب غرائب مالک جس میں انہوں نے ان احادیث کو قلم بند کیا ہے جو اس موضوع سے متعلق موطا امام مالک میں نہیں ہیں۔ اس کے بعد ہم ایسی کتب احادیث کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جنکی بنیاد نہ حضرت اور صاحب

کتاب کے ماہین راویوں کی تعداد پر ہے۔ یعنی مدون اور آنحضرت کے درمیان صرف ایک راوی ہے یا دو یا اس سے زائد۔

وحدانیات | ابو محشر عبد الکریم بن عبد الحمطری شافعیؒ نے ایک جز میں امام ابو حنیفہؒ کی وحدانیات کو جمع کیا ہے۔ ان روایات کو امام نے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک واسطے سے روایت کیا ہے۔

ثنائیات | دو واسطوں سے صاحب کتاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہوں تو ایسی احادیث کو ثنائیات کہتے ہیں۔ امام مالکؒ نے اپنی کتاب الموطا میں ثنائیات درج کی ہیں۔

ثلاثیات | امام بخاریؒ کی ایسی روایتیں جن میں ان کے اور آنحضرت کے درمیان تین واسطے ہیں، بائیس ہیں۔ انہیں حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ وغیرہ نے جمع کیا ہے۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے بھی تین واسطوں سے روایات کی ہیں۔ اس طرح امام احمد بن حنبل کی ثلاثیات کو عمود السانی فی الاسانید العوالی میں جمع کیا گیا ہے۔ ان کی تعداد تین سو سنیس ہے۔

رباعیات | ایسی روایات جن کے راوی اور صاحب حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چار واسطے (رواة) ہوں رباعیات کہلاتی ہیں۔ ابو الحسن دارقطنی کی تخریج سے ابوبکر محمد بن عبد اللہ شافعیؒ نے امام شافعیؒ کی رباعیات کو ایک ضخیم جز میں مدون کیا ہے۔ امام بخاریؒ کی رباعیات بھی در الدراری فی شرح رباعیات البخاری کے نام سے علمندہ جمع کی گئی ہیں۔ اسی طرح دوسرے ائمہ حدیث کی بھی رباعیات ہیں۔

خامسیات | سند عراقی البخسین احمد بن محمد معروف بہ ابن النفور بغدادی متوفی ۳۷۰ھ کی خامسیات یعنی ایسی حدیثیں جن کے سلسلہ روایت میں آنحضرتؐ تک پانچ واسطے ہیں۔ جمع کی گئی ہیں سنن دارقطنی سے بھی ایسی احادیث الگ کی گئی ہیں۔

سداسیات | ابو طاہر سلفی متوفی ۵۴۶ھ کی تخریج سے مسند دیار مصریہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد رازی معروف بہ ابن الخطاب متوفی ۵۲۵ھ کی سداسیات جمع کی گئی ہیں۔ ان میں مسند دیار مصریہ اور رسالت مآبؐ کے درمیان چھ راوی ہیں۔

سبعیات | ایسی حدیثیں جو سات واسطوں سے مروی ہوں۔ ابو الفرج نجیب عبد اللطیف

مرانی متوفی ۶۷۲ھ کی ایسی ہی احادیث کو سید شریف عز الدین احمد حسینی نے مرتب کیا ہے۔
ثمانیات | تحفۃ المستفید فی الاحادیث الثمانیۃ الاسانید کے نام سے چار اجزاء میں
 ابوالحسن نجی بن علی عطار کی ثمانیات (آٹھ واسطوں کی مرویات) دون کی گئی ہیں۔

تساعیات | نو واسطوں سے متعدد محدثین کی مرویات کو علحدہ علحدہ مرتب کیا گیا۔
 ہے جن میں قاضی عز الدین ابن جماعة شافعی مصری متوفی ۷۷۰ھ کی روایات کے مجموعے کو جن میں
 ایسی چالیس احادیث ہیں۔ ابو جعفر محمد بن عبد اللطیف ربیع متوفی ۷۹۰ھ نے تخریج کیا ہے۔
عشریات | ترمذی اور نسائی کی روایات میں دس واسطوں سے مروی احادیث بھی
 ہیں۔ برهان الدین ابوالسحاق تونجی مصری متوفی ۸۰۰ھ کی بھی عشریات ہیں

اربعینات | عبداللہ بن مبارک حنفی متوفی ۱۸۱ھ یا ۱۸۲ھ نے سب سے پہلے
 اربعینات تصنیف کی ہے۔ اسی طرح ابو نعیم اصبہانی ابو عبد الرحمن سلمی متوفی ۴۱۲ھ ابو بکر
 بیہقی اور ابوالحسن دارقطنی کی بھی ایسی مرویات ہیں جو چالیس شیوخ سے روایت کی گئی ہیں
 اور ان میں سے ہر حدیث کسی ایک صحابی سے سنی گئی ہے۔ اسی طرح تقی الدین محمد بن
 فاسی حسنی متوفی ۸۳۲ھ کی کتاب الاربعون المتبانیات ہے
ثمانیات | اسٹی شیوخ سے ایک ایک حدیث کو ابو بکر اجری متوفی ۲۹۰ھ نے
 روایت کیا ہے۔

مِیَات | تنو شیوخ سے ابو المنظر منصور سمعانی متوفی ۴۸۹ھ نے روایت کیا
 ہے۔ جس کا نام الامالی ہے۔

راویوں کے حالات، ان کے مختلف طبقات اور ان کے دیگر کوائف سے
 متعلق بھی بہت سی کتابیں تحریر کی گئی ہیں، ان کا اجمالی ذکر مندرجہ ذیل ہے۔
مختصر | مختصر کتابوں کے راویوں کے حوالے میں کتابیں | ابو بکر خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ
 نے موطا امام مالک، کے راویوں کے حالات میں ایک علحدہ کتاب لکھی ہے۔

کتب دربارہ معرفت اسماء، کنیت اور انقب وغیرہ | راویان حدیث کے ناموں
 کنیتوں اور انقب پر امام محمد بن اسماعیل کی کتاب الاسماء والکنی اور ابو بکر احمد بن عبد الرحمن فاریسی
 شیرازی متوفی ۴۱۱ھ کی کتاب الانقب والکنی وغیرہ اہم کتب ہیں۔

کتاب الانساب | تاج الدین ابوسعید سمعانی متوفی ۵۶۲ھ کی الانساب۔ محب الدین

ابن بخار بغدادی متوفی ۶۴۳ھ کی اسباب المحدثین اسی موضوع پر ہیں۔ ان میں راویان حدیث کے اسباب سے بحث کی گئی ہے۔

کتاب معرفۃ الصحابہ | صحابہ کرام کے حالات پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں وہ یا تو حروفِ ہتھی کی ترتیب پر ہیں۔ یا پھر قبائلی ترتیب پر مرتب کی گئی ہیں۔ ابو احمد عسکری متوفی ۲۸۲ھ کی کتاب معرفۃ الصحابہ قبائلی ترتیب پر ہے۔ علی بن مدینی متوفی ۲۴۴ھ کی کتاب معرفۃ من منزلی من الصحابہ سائر البلدان پانچ اجزاء میں ہے۔ اسی طرح ابو نعیم اصبہانی کی معرفۃ الصحابہ تین جلدوں میں ہے۔ ابو عمر بن عبد البر قرطبی متوفی ۴۶۳ھ کی الاستیعاب فی معرفۃ الصحابہ عز الدین ابن اثیر جزیری متوفی ۶۳۰ھ کی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ اور ابن حجر کی الاصابہ فی تمیز الصحابہ اس موضوع کی اہم کتابیں ہیں۔

تاریخ و احوال رجال حدیث | راویان حدیث کے حالات میں امام بخاری نے تاریخ کبیر لکھی جس میں عہد رسالت سے اپنے عہد تک کے راویان حدیث کے حالات تحریر کئے جنکی مجموعی تعداد چالیس ہزار مرد و زن کے قریب ہے۔ اسی ضمن میں ابو نعیم اصبہانی کی تاریخ اصبہانی ابوبکر خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد ابن عساکر دمشقی متوفی ۵۷۱ھ کی تاریخ دمشق، حاکم کی تاریخ نیشاپور، ابن ماجہ قرطبی کی تاریخ قرطوبہ۔ محب الدین ابن بخار متوفی ۶۴۳ھ کی الدرة الثمینیہ فی فضائل المدینہ اور ازرقی متوفی ۶۴۳ھ کی تاریخ مکہ بھی آتی ہیں۔ محی الدین نووی متوفی ۶۷۶ھ کی تہذیب الاسماء واللغات، عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی متوفی ۶۰۰ھ کی الکمال فی اسماء الرجال جسکی تہذیب حافظ ابوالحجاج مزی متوفی ۷۴۲ھ نے کی اور جسکا نام تہذیب الکمال فی اسماء الرجال رکھا اور جسکی مختصراً میں ذہبی متوفی ۷۴۸ھ کی تہذیب التہذیب، حافظ ابن حجر کی تہذیب التہذیب اور اسکا خلاصہ تقریب التہذیب ہیں؛ فن رجال کی مشہور و اہم کتب ہیں۔

کتاب طبقات | ایسی کتابیں جن میں شیوخ حدیث کے تذکرے اور روایتیں ملتی ہیں اور زمانے کی ترتیب سے بیان ہوں۔ ابن سعد کی الطبقات الکبریٰ، ابو حاتم رازی کی طبقات الباقیین خلیف بن خیاط کی طبقات الرواة مشہور کتابیں ہیں۔

کتاب مشیخت | ان کتابوں میں مؤلف اپنے ان شیوخ کے حالات جمع کرتا ہے جن سے اس نے ملاقات کی۔ علم حدیث حاصل کیا اور بصورتِ عدم ملاقات انہوں نے تحریری طور پر اسے روایت حدیث کی اجازت دی۔ حافظ ابوالعلیٰ عینی کی کتاب المشیخت، شیخ

شہاب الدین سہروردی کی کتاب المشیخۃ وغیرہ اسی سلسلہ کی کتب ہیں۔
کتب وفيات | صحابہ اور متاخرین رواد کے حالات اور وفات پر لکھی گئی کتابوں
 میں صاغانی کی در السحابۃ فی وفيات الصحابة، ذہبی کی الاعلام بوفیات الاعلام، اور
 سمعانی کی تاریخ الوفاۃ للمتأخرین من الرواد مشہور ہیں۔
 علوم حدیث اور اسکی اصطلاحات پر بھی متعدد کتب تحریر کی گئیں جن میں سے بعض
 یہ ہیں۔

کتب در بیان علل حدیث | علل حدیث سے مراد یہ ہے کہ گو حدیث بظاہر کسی سقم
 سے خالی ہو مگر اس میں کوئی ایسا سبب خفی موجود ہو جو اسکی صحت کو مشکوک کر دے، اس
 موضوع پر بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ نے کتاب العلل لکھیں۔
کتب موضوعات | صحیح احادیث کے معارض موضوع احادیث کی تنقیح پر ابو عبد اللہ
 حسین بن ابراہیم جوزقی ہمدانی ۵۴۳ھ نے کتاب الموضوعات من احادیث المرفوعات لکھی۔
 اس کا نام "کتاب الاباطیل" بھی ہے اسی طرح ابو الفرج ابن الجوزی کی کتاب الموضوعات الکبریٰ
 ہے۔ جو دو جلدوں میں ہے۔ حافظ جلال الدین سیدوطی کی کتاب اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث
 الموضوعۃ بھی اسی سلسلہ کی گڑھی ہے۔

کتب اختلاف حدیث | یعنی مختلف معارض احادیث کی تاویل اور ان کے مابین تطبیق
 کے موضوع پر کتابیں امام شافعیؒ کی کتاب اختلاف الحدیث جو ربیع بن سلیمان مرادی نے
 روایت کی ہے۔ اسی موضوع پر ہے۔ اسی موضوع پر محمد بن جریر طبری نے بھی کتاب لکھی ہے۔
کتب آداب و قوانین روایت | خطیب بغدادی نے الجامع الاخلاقی المرادی والسامع
 لکھی۔ انہیں کی ایک اور کتاب الکفایۃ فی اصول علم الروایۃ بھی ہے۔

کتب اصطلاحات حدیث | اصطلاحات حدیث پر سب سے پہلے حافظ ابو محمد ابن
 خلاد رامہرمزی متوفی ۳۶۰ھ (تقریباً) نے کتاب لکھی۔ لیکن اسی کتاب میں تمام اصطلاحات
 کا استنباع نہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد حافظ ابو حمید اللہ حاکم نے حدیث کی پچاسہ انواع کا
 ذکر کیا مگر ان کا یہ بیان بھی مکمل نہ تھا۔ اس لئے حافظ ابو عمرو عثمان ابن صلاح متوفی ۶۴۳ھ یا
 ۶۴۴ھ نے اپنی کتاب علوم الحدیث میں ۶۵ اقسام حدیث کا ذکر کیا اور انہیں آراستہ و بیارستہ
 کیا۔ ابن صلاح کی یہ کتاب مزجہ نواص و عوام ہو گئی۔ اور اسکی مختصرات، مستدرکات لکھی

گئیں، بعض لوگوں نے اسے نظم کیا۔ اس پر اعتراضات بھی کئے گئے اور پھر ان کے جوابات بھی۔ ابن حجر کی کتاب الافصاح اسی زمرے کی کتاب ہے جس میں ابن اصلاح کے مباحث کی وضاحت کی گئی ہے۔

اصول حدیث کی دوسری مشہور کتاب حبلی جانب بہت زیادہ توجہ کی گئی حافظ ابن حجر کی نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر ہے۔ ابن حجر ہی نے اسکی شرح نزہۃ النظر کے نام سے لکھی۔ ان کے بیٹے کمال الدین نے اسکی شرح نزہۃ النظر کے نام سے تحریر کی۔ شیخ الحسن محمد صادق سندھی متوفی ۱۱۳۸ھ نے بھی نخبۃ الفکر کی شرح لکھی اسی طرح سید شریف جرجانی متوفی ۸۱۶ھ نے مختصر جامع المعرفۃ علوم حدیث لکھی۔ اسکی شرح مولانا عبدالحی فرنگی علی متوفی ۱۳۰۷ھ نے کی جسکا نام طغرا الامانی فی مختصر الجرجانی ہے۔

ان کتابوں کے علاوہ مشہور کتب حدیث کی ضخیم شرح کو شمار کیا جائے تو پاکستان بہت طویل ہو جائے گی۔ اسی طرح اور بھی متعدد موضوعات ہیں جن پر الگ الگ کتابیں لکھی گئیں ہیں۔ احادیث کی کتابوں کے ترجموں کا تذکرہ بھی ضروری تھا مگر ان کے لئے بھی ایک دفتر چاہئے۔ اسی ذکر کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ یہاں افسانہ از افسانہ می خیزد دلی بات ہے۔ اسے سمیٹنا مشکل ہے۔ اس لئے ہم اس گفتگو کو یہیں ختم کرتے ہیں۔

■ ■

بصیہ : دس قرآن — ارشاد فرمادیں۔ تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ توبہ کریں کہ ایمان بھی ہو (یعنی ایمان لاویں) اگے ان ربک میں آئے اور لغفور میں لے اور اپنی دو صفات غفور اور رحیم بیان فرمادیں۔ جس کا معنی یہ ہے کہ ضرور ضرور توبہ کے بعد معاف فرمادیتے ہیں لیکن حقوق العباد نہیں معاف ہوتے۔ انکی توبہ یہ ہے کہ انکو ادا کرے، نماز قضا کو ادا کرنا وغیرہ توبہ ہے طریق توبہ کا۔ اس طریق پر توبہ کرنے سے لغفور معاف کر دیا۔ اور رحیم کا معنی یہ ہے کہ جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے یہ الغام ہے ورنہ ایک ہی گناہ ابد الابد جہنم میں رہنے کیلئے کافی تھا تو ہم جہنم سے بھی نکالیں گے یہ تو صفت غفور کا اثر ہے اور جنت میں داخل کریں گے یہ صفت رحیم کا اثر ہے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ منتر مرتبہ گناہ ہو جائے ستر دفعہ توبہ کر دے۔ دفعۃ اللہ تعالیٰ معاف کرتے ہیں اور وہ کے عدد سے کثرت مراد ہے چاہے ۷۰ کر دے مرتبہ گناہ کر کے توبہ کرے پھر بھی معاف فرماتے ہیں۔ لیکن شرعی طاعت والے اسکو سن کر اور جری ہو جاتے ہیں۔ اور گناہ کی جرأت کرنے لگتے ہیں۔ یہ الیاء ہے جیسے تریاق کے معلوم کرنے کے بعد زہر کھانے لگے۔ اس لئے توبہ کے بعد ورسہ پر تو گناہ نہ کرے البتہ اگر غلطی سے ہو جائے، توبہ کر لے۔

■ ■